ہوتی ہیں۔ جناب یونس قنوجی کی طویل نظم "ناطقہ سربگریباں" بھی خاصہ کی چیز ہے۔ ہندوستانی سیاسیات کے ہر طالب علم کو اس خاص نمبر کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

ہندوستان کی نامور ہستیاں: جلد اول و دوم۔ تقطیع متوسط۔ کتابت و طباعت اعلیٰ ضخامت علی الترتیب ۱۱۹ اور ۱۰۴۔ مجموعی قیمت چار روپے پچھتر پیسے۔ پتہ:- ڈائرکٹر پبلیکشنز ڈویژن۔ اولڈ سکریٹریٹ۔ دہلی۔

ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں امریکہ، یورپ اور روس کی نامور شخصیتوں اور اُن کے حالات و سوانح اور کارناموں سے خوب واقف ہیں۔ لیکن انھیں کچھ پتہ نہیں ہے تو اپنے ہی ملک کے مشاہیر کا جنھوں نے علم و ادب اور سماج اور مذہب کی اصلاح کے میدانوں میں اہم اور قابل یادگار کارنامے انجام دئے ہیں۔ یہ بہت بڑی کوتاہی ہے جو نوجوانوں میں قوم پرستی کے جذبات اور ملک کے ساتھ محبت کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے۔ اسی کوتاہی کی تلافی کرنے کی غرض سے گورنمنٹ کی وزارت اطلاعات و معلومات کی طرف سے یہ کتاب شائع کی گئی ہے چنانچہ ان دونوں جلدوں میں ہندوستان کے عہد قدیم اور عہد وسطیٰ کی چالیس نامور شخصیتوں سے متعارف کرایا گیا ہے جن میں بانیانِ مذہب بھی ہیں اور مصلحین بھی۔ فلسفی اور صوفی بھی ہیں اور شاعر اور ادیب بھی۔ مضامین میں ذاتی حالات و سوانح کے ساتھ ہندی آمیز اردو میں ان کے کارناموں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ لیکن اس طویل فہرست میں صرف امیر خسرو اور شیر شاہ سوری دو مسلمان نظر آتے ہیں۔ حالانکہ عہد وسطیٰ میں مسلمانوں میں بڑی تعداد میں اکابر صوفیا پیدا ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہندوؤں کو بھی عقیدت رہی ہے اور جنھوں نے بے شبہ روحانی فیوض و برکات کے ذریعہ اس ملک کے سماج کی بڑی خدمت کی اور اسے صحت مندی و توانائی بخشی ہے۔ اگر ان حضرات میں سے بھی چند نام اس فہرست میں اور شامل کر لئے جاتے تو اس سے قومی یک جہتی پیدا کرنے میں جو کتاب کا اصل مقصد ہے بڑی مدد ملتی۔ علاوہ ازیں یہ بھی عرض کرنا ہے کہ کتاب کے اصل مقصد کے پیش نظر ضروری تھا کہ تاریخ کے پُرانے زخموں کو کریدنے سے اجتناب کیا جاتا۔ ورنہ اس سے بجائے نفع کے نقصان پہنچ جانے